غلام احمد قادیانی

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار ہفتہ میں دو بار

الفضل

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸ | مورخہ ۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۶ر محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ حضور نمازوں کے لئے تشریف لاتے ہیں صاحبزادی امۃ الحکیم ابھی بیمار ہے ۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

۲۳ر جولائی ۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا باوجود علالت اور ضعف کے بعض اہم امور کے متعلق قریباً دو گھنٹہ تقریر فرمائی خطبہ کے آخر میں حضور نے مولوی محمد احسن صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے جو ۱۵ر جولائی کو واقع ہوئی ۔ فرمایا : میں نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا ۔ چنانچہ حضور نے جنازہ پڑھایا ۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنے اس اعلان میں جو اسی اخبار میں درج ہے ۔ تحریر فرمایا ہے ۔ حضور کا ارادہ ، کہ بحالی صحت کے لئے ۲۹ جولائی کو دو ماہ کے لئے ڈلہوزی تشریف لے جائیں ۔ حضور نے اپنی غیبت میں مقامی جماعت کا امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا اور ضروری امور کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے حسب ذیل بزرگان ملت کی کمیٹی مقرر فرمائی ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ۔ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب ۔ جناب مولوی محمد دین صاحب ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا اعلان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

احباب کرام ! السلام علیکم

اس سال کے جلسہ سالانہ کے بعد سے میری طبیعت برابر بیمار چلی جا رہی ہے ۔ اور تکلیف باوجود علاج کے بڑھتی جاتی ہے ۔ شروع سے بعض احباب اور ڈاکٹر مشورہ دیتے تھے ۔ کہ میں اس سال ایک لمبے عرصہ تک پہاڑ پر رہوں ۔ بلکہ کل گرمیاں پہاڑ پر گذاروں ۔ لیکن مالی زیر باری کے خیال سے میں اس کی جرأت نہیں کر سکا ۔ کیونکہ پچھلے تجارب سے میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا ۔ کہ مالی زیر باری اس فائدہ کو جو تبدیل آب و ہوا سے ہوتا ہے ۔ بالکل مٹا دیتی ہے ۔ اندریں بھی ولایت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخراجات کے لئے جو قرضہ مجھے لینا پڑا تھا۔ اب تک اس کا ایک حصہ میرے ذمہ قابل ادا پڑا ہے۔ پس میں نے ڈاکٹری مشورہ کی طرف چنداں التفات نہ کی۔ مگر پچھلے دو ماہ سے میری طبیعت نہایت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ حتٰے کہ پچھلے پانچ جمعوں میں سے صرف ایک ہی میں پڑھا سکا ہوں۔ اور بیماری کا دورہ اس طرح بار بار ہوتا ہے۔ کہ جسم میں اس کی مقاومت کی طاقت ہی نہیں رہی۔ اس وجہ سے میں نے ارادہ کیا ہے کہ کم سے کم اگست۔ ستمبر۔ جس طرح ہو۔ پہاڑ پر گذاروں۔ شاید اس طرح کچھ طاقت پیدا ہو کر جسم بیماری کے مقابلہ کے قابل ہو۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ جمعرات ۲۹ جولائی ۱۹۲۶ء کو قادیان سے چلوں گا۔ اور ڈلہوزی کو جا بیٹھے۔ کہ خط و کتابت آئندہ تا اطلاع ثانی پورٹ لینڈ ہال۔ ڈلہوزی ضلع گورداسپور کے پتہ پر کریں۔ ضروری خطوط کا جواب دینے کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ہمراہ ہوں گے۔ بقیہ خطوط کے لئے نوٹ لکھوا کر قادیان ڈاک بھجوا دی جائیگی۔ اور جواب قادیان سے جائیگا۔

خاکسار
مرزا محمود احمد

ایک امریکن نو مسلم اور تبلیغ اسلام

امریکہ کے ایک اخبار میں اشاعت اسلام کا ذکر

شیخ احمد الدین صاحب نو مسلم ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں جناب مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقعہ ملا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے تعلیم اسلام حاصل کی۔ ان میں تبلیغ اسلام کا ابتداء میں ہی خاص جوش تھا۔ لیکن جوں جوں تعلیم اسلام سے واقف ہوتے گئے۔ اس جوش میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور آخر انہوں نے پورے زور کے ساتھ تبلیغ شروع کر دی۔ جس میں خدا تعالیٰ نے انہیں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک اخبار سینٹ لوئس ٹائمز میں ہے جو تین چار صد نفوس لوائے اسلام کے نیچے کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان میں بیشتر حصہ ان ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب جب امریکہ سے مراجعت فرماتے ہند ہوئے۔ تو آپ شیخ صاحب موصوف کو سینٹ لوئس کے لئے امام مقرر فرما گئے تھے۔ اس ذمہ داری کے سر پر پڑتے ہی ان کی کوششوں میں اضافہ ہو گیا۔ اور وہ پہلے سے بڑھ کر تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔

شیخ صاحب موصوف عربی نسل سے ہیں۔ لیکن ان کی پیدائش امریکہ کی ہے۔ وہ تمام نو مسلموں کو عربی زبان سکھاتے ہیں۔ اور عربی میں ہی ان کے اسلامی نام تجویز کرتے ہیں۔ سینٹ لوئس کے علاوہ رچمنڈ ہائٹ۔ سینٹ لوئس کونٹی اور ایسٹ سینٹ لوئس میں بھی ان کے ماتحت خالص تبلیغی مشن قائم ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت ڈالے۔

اخبار "سینٹ لوئس سٹار" اپنے ۷ مئی ۱۹۲۶ء کی شام کی اشاعت میں "یسوع مسیح ہندوستان میں دفن ہے" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

بالکل اسی طریق پر جیسے عرب یا ملک شام کی کسی مسجد میں نماز ادا کی جاتی ہے۔ مسلمانان سینٹ لوئس نے اپنے چھوٹے سے مرکز میں جو کہ 2635 Olive Street میں واقع ہے۔ سیدھے کھڑے ہو کر مقدس شہر مکہ کی طرف منہ کر کے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک بلند کر کے بآواز دلکش ہم آہنگی کے ساتھ اللہ اکبر کہا۔ یہ نماز کی ابتدا تھی۔ جس کے ہر حصہ میں جسم کی حرکت بدلتی تھی۔ سب سے پہلے بلند ہاتھ نیچے کئے جا کر سینہ پر باندھے گئے۔ بعد ازاں ان کو گھٹنوں پر رکھا گیا۔ جس کے بعد ہر نماز گذار سیدھا کھڑا ہوا۔ پھر سجدہ کے لئے اس نے اپنی پیشانی کو سطح زمین پر رکھا۔ بعد ازاں السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر اپنی نماز ختم کی۔ جو اس وقت تک نہیں پڑھی جا سکتی۔ جب تک ہر ایک شخص وضو کرے۔ اور پاؤں سے جوتا نہ اتارے۔

نماز کے ختم ہونے پر شیخ احمد الدین صاحب نے جو کہ مشن کے انچارج ہیں۔ خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ جس میں اسلام کے مسائل اور عقائد کو بیان کیا گیا۔ اور کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سردار الانبیاء ہیں۔ اور جناب یسوع مسیح اور تمام دیگر انبیاء مرسلین بھی واجب التکریم والتعظیم ہیں۔ قرآن کریم تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ نسل۔ رنگ۔ مذہب اور ملک کے اختلافات و افتراق کی پرواہ نہ کریں۔

مابعد آپ نے بیان کیا۔ کہ مقدس یسوع مسیح زندہ نہیں ہیں بلکہ ایک سو بیس سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے ہیں۔ واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی انہوں نے ہندوستان میں گذاری۔ جہاں بعد وفات سری نگر (کشمیر) میں دفن ہوئے۔

مگر بائبل کہتی ہے کہ آپ یوسف آرمتیا کے باغ میں دفن ہوئے۔ جو کہ یروشلم کے باہر اس موقعہ کے بالکل قریب واقع ہے۔ جہاں پر آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔

شیخ احمد الدین صاحب کی طرف سے ہر اس شخص کو جو اسلام میں نیا نیا داخل ہوتا ہے۔ یہی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ اس کے اور قرآن شریف کے جملہ احکام کی متابعت کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہے اور پنج وقت قبلہ رخ ہو کر نماز پنجگانہ ادا کرے۔

ایک رپورٹر سے انہوں نے بیان کیا۔ کہ قرآن شریف تمام انبیاء گذشتہ مثل بدھ۔ رام۔ موسیٰ اور عیسیٰ کے مذاہب کو پیش کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی لائق پرستش نہیں ہے۔

لفظ جہاد کے متعلق بیان کیا کہ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ حسنات کے لئے جدوجہد کی جائے۔ لیکن اسکے معانی و مفہوم کو بالکل غلط طور پر بیان کیا گیا ہے گویا اس کے معنے جنگ و جدال ہیں حالانکہ اسلام خونریزی کے سخت برخلاف ہے اور سوائے مدافعانہ ضروریات کے ہر رنگ میں اس کی مخالفت کرتا ہے۔

اس وقت تک ۳۸۰ اشخاص ان کے ساتھ ہو چکے ہیں اور سینٹ لوئس کے علاوہ رچمنڈ ہائٹ۔ سینٹ لوئس کونٹی اور ایسٹ سینٹ لوئس میں بھی اس کے مشن ہیں۔ جو ان کے ماتحت تبلیغ و اشاعت کا کام کرتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

سستے فونٹین قلم

گلوب ایجنسی قادیان نے اپنے ایجنٹ مقیم لنڈن کے ذریعہ جرمنی سے فونٹین قلم منگائے ہیں۔ جو اسقدر سستے ہیں کہ شاید ہی اس قیمت پر کسی اور جگہ سے مل سکیں نمبر A کی قیمت اور B کی قیمت ۸ روپے رہتا جران یا کم از کم ایک درجن کے خریدار کے لئے ۷/۸ اور ۵/۱۰ فی درجن قیمت ہے۔ احمدی تاجران اور دیگر اصحاب کو خرید کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قلم لکھنے میں عمدہ ہیں ہم نے خود استعمال کئے ہیں۔

محصلین کی ضرورت

بیت المال کے واسطے چند ایسے محصلوں کی ضرورت ہے جو چندہ کے وصول کرنے میں خاص تحریک و اثر کے ساتھ کام کر سکتے ہوں۔ تقریر و تبلیغ کرنے میں بھی مہارت رکھتے ہوں درخواست میں کام کرنیکی قابلیت کا تفصیل سے ذکر کیا جائے نیز کسی عہدہ دار جماعت کی تصدیق بھی ساتھ بھیجی جائے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ درخواستیں یکم اگست ۱۹۲۶ء تک ناظر بیت المال قادیان کے پتہ پر آ جائیں۔ عبد المغنی۔ ناظر بیت المال

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی مولوی عطاء الحق صاحب بی اے عرصہ تین ماہ سے سخت علیل ہیں بخار اور کھانسی کی شکایت برابر چلی جاتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ کبھی دفعہ خون بھی آتا ہے۔ تمام برادران اور بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۷ جولائی ۱۹۲۶ء

"آریہ گزٹ" کی اُلٹی سمجھ
مسلمان اور ہندو اخبارات سے التماس

ہمارے تمام مخالفین عموماً اور آریہ صاحبان خصوصاً تعصب اور عداوت میں اس حد کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ یا تو وہ کسی امر کے متعلق جان بوجھکر آنکھیں بند کر لیتے۔ اور دیدہ دانستہ اس کے متعلق لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ یا پھر عقل و سمجھ سے اسقدر عاری ہو چکے ہیں۔ کہ ایک بالکل صاف اور بیّن بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اس کا تازہ ثبوت اخبار "آریہ گزٹ" (۱۵ جولائی) نے پیش کیا ہے۔ جس میں اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے جو ایم اے ہیں۔ "ہندو مسلم اتحاد نہیں ہو سکتا" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہ الفاظ منسوب کئے ہیں۔ جو ۱۳ جولائی کے "الفضل" میں ہم نے ولایت کے اخبار "مارننگ پوسٹ" سے نقل کئے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اس ارشاد کا ثبوت پیش کرتے ہوئے نقل کئے تھے کہ ہندو مسلم فسادات کے باعث غیر ہم پر ہنس رہے ہیں۔ اور وہ جو ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے۔ نفرت اور حقارت سے دیکھ رہے ہیں۔

چنانچہ "آریہ گزٹ" لکھتا ہے :-

"قادیانی امام کے ارشادات ایسے ہیں۔ کہ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک منافرت کی آگ بھڑک اُٹھے۔ اب آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق یوں فرمایا ہے " ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کا صلح کے ساتھ رہنا دشوار ہے۔ مسلمان قرآن کے جس حکم کو سب سے زیادہ مانتے ہیں وہ شرک سے نفرت ہے۔ اور ہندوؤں سے بڑھکر مشرک اور کون ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے ہندو جس جانور کو مقدس سمجھتے ہیں۔ وہ گائے ہے۔ اور مسلمان گائے خور ہیں۔ عقائد کی اس جنگ کے ساتھ دونوں قوموں کا صلح و آشتی کے ساتھ بسر کرنا آسان نہیں "۔ ہم امام صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا خدا بڑا حکیم ہے۔ اور اس کی ہر بات میں حکمت ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ایسے مختلف عقائد والے ہندو اور مسلمانوں کو اس نے ہندوستان میں اکٹھا کیوں کر دیا"

اوّل تو یہی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ مندرجہ بالا سطور میں جو الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ان کے اُوپر کا یہ فقرہ کہ "ولایت کے سربرآوردہ اخبار مارننگ پوسٹ کے حسب ذیل الفاظ" ایک ایسے شخص کو کیوں نظر نہ آیا۔ جو اپنے نام کے ساتھ اظہار قابلیت کے لئے "ایم اے" لکھتا ہے۔ لیکن اگر یہ بھی کہدیا جائے۔ کہ سارا مضمون تو الگ رہا۔ تعصب کی پٹی نے اوپر کی ایک سطر بھی پڑھنے کی اجازت نہ دی تھی تو پھر یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ "آریہ گزٹ" نے "مارننگ پوسٹ" کے جو الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان میں کونسے ارشادات ہیں۔ جن سے "آریہ گزٹ" کے ایم اے ایڈیٹر صاحب یہ ثبوت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ "قادیانی امام کے ارشادات ایسے ہیں۔ کہ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک منافرت کی آگ بھڑک اُٹھے" کیونکہ ان الفاظ میں کوئی "ارشاد" نہیں ہے۔ اور نہ کوئی حکم ہے۔ جس پر عمل کیا جا سکتا ہو۔ ان میں تو صرف ایک خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہ ہونے کی ایک وجہ بیان کی گئی ہے۔ اور بس۔

معلوم ہوتا ہے۔ "آریہ گزٹ" کے قابل ایڈیٹر صاحب نے جہاں "الفضل" کا یہ مضمون پڑھتے ہوئے عقل و ہوش کو جواب دے دیا۔ وہاں انہیں اتنا بھی پتہ نہیں رہا۔ کہ "ارشادات" کیا ہوتے ہیں۔ انہوں نے مضمون کے عنوان میں "ارشادات" کا لفظ دیکھ لیا۔ اور پھر سمجھ لیا۔ کہ اس مضمون میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ سب "امام جماعت احمدیہ کے ارشادات" ہی ہیں۔ یہ خیال کر کے "مارننگ پوسٹ" کے الفاظ کو حضور کا ارشاد بنا کر پیش کر دیا۔ اور اس بات کی پروا نہ کی کہ انہیں ارشاد کہا بھی جا سکتا ہے یا نہیں۔

"ہم آریہ گزٹ" کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ "الفضل" میں "ہندو مسلم اتحاد کے متعلق امام جماعت احمدیہ کے ارشادات" کے عنوان سے جو تین مسلسل مضمون شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے "ارشادات" نہیں۔ بلکہ کوئی ایک ہی "ارشاد" ایسا ثابت کر دے۔ جس پر اگر عمل کیا جائے۔ تو ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک منافرت کی آگ بھڑک اُٹھے"

کس قدر کوتہ بینی اور تنگ نظری ہے کہ وہ مضمون جس میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق امام جماعت احمدیہ کے بیان فرمودہ طریقوں کی تشریح اور توضیح کی گئی ہے۔ اور اس غرض سے کی گئی ہے۔ کہ آج کل ہندو مسلمانوں میں "ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک منافرت کی جو آگ بھڑک رہی ہے" وہ بجھ جائے۔ اسی مضمون کے متعلق ایک ایم اے ایڈیٹر صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس میں بیان کردہ "ارشادات" پر عمل کیا جائے۔ تو سارے ہندوستان میں منافرت کی آگ بھڑک اُٹھے۔

ہم ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" سے گذارش کرینگے۔ کہ وہ تھوڑی سی تکلیف گوارا فرما کر اس سارے مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔ اور پھر ان طریقوں پر اظہار رائے کریں۔ جو امام جماعت احمدیہ نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔

اسی سلسلہ میں ہم تمام مسلمان اور ہندو اخبارات سے بھی التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بارے میں اظہار رائے کریں۔ ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ اور دن بدن زیادہ نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اگر اب بھی اس کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور صحیح طریق اتحاد پر عمل نہ کیا گیا تو حالت اس قدر خراب ہو جائے گی۔ کہ پھر سنبھالے نہ سنبھالی جائیگی۔ ہندو مسلمان اخبارات اگر نیک نیتی سے اور اس ارادہ سے اس سوال پر غور کریں۔ کہ اتحاد ضروری چیز ہے۔ اور اس کے بغیر ملک میں نہ امن قائم رہ سکتا ہے اور نہ کسی قسم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ تو بہت جلدی عوام کو صلح و صفائی کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور صحیح طریق اتحاد پر عمل پیرا ہو کر آئے دن کے جھگڑوں اور فسادوں سے امن حاصل ہو سکتا ہے ؛

ہمارا یقین ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو امور بیان فرمائے ہیں۔ اور جن کی تشریح ہم الفضل کے گذشتہ پرچوں میں کر چکے ہیں۔ یہی بہترین اور صحیح طریق ہیں۔ اور جو شخص بھی ان کو ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کی طرح نہیں بلکہ غور اور فکر سے کام لیکر پڑھے گا۔ وہ ضرور تسلیم کریگا۔ کہ اگر ہندو مسلمانوں کی صلح ہو سکتی ہے۔ تو انہی طریق پر کاربند ہونے کی وجہ سے۔ اور جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے گا۔ کبھی اتحاد نہ ہو گا ؛

پس وہ اخبارات جو اپنے آپ کو قوم پرست اور ہندو مسلم اتحاد کے حامی قرار دیتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس اہم اور ضروری معاملہ کے متعلق اظہار رائے کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ طریق اتحاد پر نیک نیتی اور متانت و سنجیدگی کے ساتھ بحث کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریوں کی ناجائز کارروائیاں

دہلی سے ایک نہایت افسوسناک اور رنجدہ واقعہ کی اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت مارچ ۱۹۲۶ء کی آخری تاریخوں میں کراچی سے معہ اپنے دو کمسن بچوں اور ایک تیرہ سالہ بھتیجے کے اپنے شوہر کے پاس جانے کے لئے روہڑی کو روانہ ہوئی۔ لیکن اس کے بعد یہ چاروں نفوس غائب ہو گئے۔ اس عورت کا باپ اور خاوند تلاش کرتے ہوئے دہلی پہنچے۔ جہاں انہیں معلوم ہوا۔ کہ یہ سب نفوس شردھانند جی اور ان کے داماد ڈاکٹر سکھدیو اور ان کے بیٹے پروفیسر اندر وغیرہ کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ عورت مذکور شدھ ہو کر شانتی دیوی بن چکی ہے۔ اس لئے واپس نہیں دی جا سکتی۔ اسپر عورت کے خاوند نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

اسکے متعلق اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ عورت مذکور اپنی خوشی سے مرتد ہو چکی ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ تین نابالغ اور کمسن بچوں کو آریوں نے کیوں اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ اور کیوں اصل وارثوں کو واپس نہیں دیتے۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ انہوں نے بچوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ چونکہ اس قسم کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ آئے دن آریوں کی طرف سے اس قسم کی کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ مسلمان اپنے بیوی بچوں کے متعلق خاص احتیاط سے کام لیں۔ عورتوں کا بغیر کسی محرم کے سفر کرنا شریعت نے جائز نہیں رکھا۔ مگر آج کل اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ گاڑیوں میں عورتوں کو سوار کرا کر سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ کسی قسم کا خطرہ یا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن واقعات ظاہر ہے۔ کہ عورتوں کا اس طرح سفر کرنا نہایت اندیشناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ اور آج کل آریوں کے بڑھے ہوئے حوصلے بہت بڑے خطرہ کا موجب بن چکے ہیں۔ پس مسلمانوں کو اس بارے میں خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

سنسکرت کے احیاء کی کوششیں

ہندو صاحبان اپنی مذہبی مگر عملی لحاظ سے مردہ زبان سنسکرت کے احیاء و تقویت کے لئے جس سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ان مسلمانوں کے لئے قابل رشک ہونی چاہیئے۔ جو اپنی مقدس اور مذہبی زبان عربی سے دن بدن غافل اور لاپرواہ ہوتے جا رہے ہیں۔ بنارس میں اگرچہ گورنمنٹ اور ہندو یونیورسٹی میں سنسکرت کی تعلیم کا انتظام ہے۔ مگر باوجود اس کے بعض ہندو والیان ریاست کی طرف سے بھی بہت وسیع انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر پاٹھ شالے کھلے ہیں چنانچہ دہلی بھیت میں آیورویدک تعلیم سنسکرت کا بہت بڑا کالج وہاں کے مشہور ہندو رؤسا دو ساہو صاحبان" کی طرف سے جاری ہے۔ دہرہ دون۔ کنکھل۔ سکندر آباد۔ بندرابن وغیرہ مقامات میں بھی آریہ سماج کی طرف سے قدیم وضع کے گوروکل تعلیم سنسکرت کے لئے موجود ہیں۔ اب ایک تازہ تار بنارس سے اخبارات میں شائع ہوئی ہے جو یہ ہے کہ

"خورجہ کے مشہور مہاجن و کارخانہ دار سیٹھ گوری شنکر نے سنسکرت کی تعلیم اور سنسکرت لٹریچر کی تقویت اشاعت کے لئے ۵ لاکھ روپے مرحمت کئے ہیں۔ اس کا ایک حصہ ہندوستان بھر میں سنسکرت زبان کے فاضلان کو سالانہ وظائف عطا کرنے کی غرض سے محفوظ رکھا جائیگا۔ ایک لاکھ روپے کے خرچ سے ایک کتب خانہ قائم کیا جائیگا جس میں سنسکرت کی نادر و کمیاب کتب جمع کی جائینگی اور مستند کتب سنسکرت کے ہندی ترجمے بھی شائع کئے جائینگے۔ سیٹھ جی نے اپنے باپ اور دادا کی یادگار میں سنسکرت کی ایک درس گاہ بھی بلقب بہ سری جوکھو رام مسٹر دل گوئنکا سنسکرت اکاڈیمی قائم کی ہے۔ جہاں فاضل پنڈتوں کو مختلف علوم کی قدیم تصنیفات کے مطالعہ و تحقیقات کا موقعہ ملیگا۔ اس اکاڈیمی کی نگرانی و رہنمائی بنارس کے تین نامور و ممتاز پنڈتوں کو سپرد کی گئی ہے۔ جن کو انکی محنتوں کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندو صاحبان اپنی مذہبی زبان کے احیاء اور ترویج میں کس قدر سعی اور کوشش کر رہے ہیں کاش مسلمان بھی اپنی مقدس مذہبی زبان عربی کی طرف توجہ کریں جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے دنیا کی تمام زبانوں سے اعلیٰ ہو

فنون لطیفہ اور علمائے ہند

"قاہرہ کے اخبار الاہرام نے لکھا ہے۔ کہ ایک جلسہ میں ترکی مدرسہ فنون لطیفہ کے اساتذہ اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے فرمایا: دین اسلام نے نقاشی کی ہمت افزائی اس خیال سے نہیں کی کہ اُس زمانہ میں چونکہ اسلام تازہ تازہ تھا۔ اس لئے اندیشہ تھا کہ کہیں لوگ تصاویر کو پوجنے نہ لگ جائیں۔ لیکن آج خدا کا شکر ہے کہ مسلمان بہت روشن دماغ ہیں۔ اور وہ ایسی بیہودگی کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ فی زمانہ فنون لطیفہ کو ترقی نہ دی جائے۔" (الہرام ۲۶ جون ۱۹۲۶ء)

ہمیں تو غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے اس خیال سے اتفاق ہے لیکن کیا ہندوستان کے علماء بھی اس سے متفق ہونگے جو تصویر بنانے یا بنوانے کو کبیرہ گناہ قرار دیتے ہیں۔ گو ضرورت کے وقت علماء کی جمعیتہ کا اخبار نوجوان لڑکیوں کی تصویریں حاصل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اور بیرون ہند جاتے وقت خود علماء بھی اپنے فوٹو اُتروا تے ہیں ؛

کرپان سے نقصان

کرپان جو بڑھتے بڑھتے تلوار کی شکل اختیار کر چکی ہے ایک مذہبی نشان کے طور پر رکھنے کی منظوری سکھ صاحبان گورنمنٹ سے حاصل کر چکے ہیں۔ اگر یہ صرف مذہبی نشان کا ہی کام دیتی اور بے گناہ لوگوں کی خونریزی کا باعث نہ بنتی۔ تو کسی کو اس کے متعلق کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن بعض مقامات پر لڑائی کے واقعات کے علاوہ راولپنڈی کے فساد میں سکھوں نے جس بے دردی سے کرپانوں کے ذریعہ بیچارے راہ چلتے مسلمانوں پر وار کئے۔ اس سے ان لوگوں میں جن کے پاس کوئی ہتھیار نہیں بہت بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے مسلمانوں نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں بھی تلوار رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اسپر سکھ اخبار "شیر پنجاب" ۱۱ جولائی نے لکھا ہے:-

"یہ مسلمانوں کا نیا مطالبہ ہے۔ جو سراسر ناجائز اور نقصان دہ پہلو رکھتا ہے۔ سکھوں میں تو کرپان مذہبی نشان مانا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں میں تلوار کو کوئی مقدس رتبہ حاصل نہیں ہے۔"

معاصر مذکور کو معلوم ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں کو صاف طور پر حکم دیا گیا ہے۔ خذوا حذرکم کہ اپنی حفاظت کا سامان اپنے ساتھ رکھو۔ اب جبکہ سکھوں کی کرپانوں کی وجہ سے مسلمانوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ تو ضروری ہے کہ وہ بھی اپنی حفاظت کا سامان کریں پس اس مطالبہ کو ناجائز کہنا بالکل غلط ہے۔ اور سکھوں کو کرپانوں کے ذریعہ خون بہانے کی اجازت اس لئے نہیں دی جانی چاہیئے۔ کہ یہ ان کا مذہبی نشان ہے۔ اگر مذہبی نشان ہو گا۔ تو سکھوں کے لئے۔ ان کے لئے جن کے جسم اس کے ذریعہ زخمی کئے جاتے یا جنہیں قتل کیا جاتا ہے اسے خون آشام کہا جائیگا۔ اور ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی حفاظت کا کوئی انتظام کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت المہدی اور غیر مبایعین

نمبر (۹)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے قلم سے

ایک اعتراض ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ ہے۔ کہ یہ جو لکھا گیا ہے۔ کہ منگل کا منحوس اثر صرف دنیا اور اہل دنیا کے لئے ہے۔ اور آخرت والوں پر اس کا اثر مبارک پڑ رہا ہے۔ یہ فضول بات ہے۔ گویا اگر کچھ اثر ہے۔ تو سب طرف ایک سا اثر ہونا چاہیئے۔ اور اس تفریق کی کوئی وجہ نہیں +

اس اعتراض کے جواب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈاکٹر صاحب کا سراسر ظلم ہے۔ کہ وہ بار بار میری طرف یہ منسوب کر رہے ہیں۔ کہ گویا میرے نزدیک منگل منحوس دن ہے۔ میں نے ایسا بالکل نہیں لکھا۔ اور مجھے ڈاکٹر صاحب کی جرأت پر حیرت ہے۔ کہ کس دلیری کے ساتھ وہ میری طرف ایسی بات منسوب کرتے جاتے ہیں۔ جس کا نام ونشان تک میری تقریر و تحریر میں موجود نہیں۔ بلکہ اگر ڈاکٹر صاحب میری بات کا یقین کر سکیں۔ تو میں یہ کہوں گا۔ کہ جو کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آئی میں نے صرف یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت صاحب منگل کے دن کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ دوسرے ایام کے مقابلہ میں اپنے افاضۂ برکات کے لحاظ سے کم ہے۔ اور نیز یہ کہ اس کا اثر شدائد اور سختی وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نہ معلوم کن مخفی اثرات سے متاثر ہو کر میری طرف اپنے مضمون میں بار بار یہی خیال منسوب کرتے جاتے ہیں۔ کہ میں منگل کو ایک منحوس دن سمجھتا ہوں۔ دراصل ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ہندو لوگ عموماً منگل کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے ان سے متاثر ہو کر بلا سوچے سمجھے میری طرف بھی یہی عقیدہ منسوب کر دیا ہے۔ حالانکہ نہ میں نے ایسا لکھا۔ اور نہ میرے خیال میں کبھی یہ بات آئی۔ باقی رہا اصل معاملہ یعنی ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض کہ یہ جو میں نے لکھا ہے۔ کہ گویا دنوں وغیرہ کی شمار اہل دنیا کے واسطے ہے۔ آخرت پر اس کا اثر نہیں۔ یہ غلط ہے۔ سو اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے پوری طرح میری بات پر غور نہیں فرمایا۔ میرا منشاء یہ تھا۔ کہ ہر ایک چیز کا ایک معیّن حلقہ اثر ہوتا ہے۔ جس کے اندر اندر اس کا اثر محدود رہتا ہے۔ اور چونکہ ستارے اس عالم دنیوی کا ایک حصہ ہیں اس لئے ان کا اثر بھی اسی دنیا تک محدود ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ جس پر ڈاکٹر صاحب اعتراض پیدا کرتے۔ اور یہ خیال کہ اگر کسی ستارہ کا اثر اس دنیا کے اوپر کسی خاص رنگ میں پڑ رہا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ آخرت پر بھی اس کا ویسا ہی اثر پڑتا ہو۔ ایک طفلانہ خیال ہے۔ ایک درخت اگر ایک جگہ سایہ ڈال رہا ہے۔ تو کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ دوسری جگہ بھی سایہ ڈال رہا ہوگا۔ آخر اللہ تعالٰے کی حکیمانہ قدرت نے جو قانون مخلوقات میں جاری کیا ہے۔ وہی چلے گا۔ اور ڈاکٹر صاحب یا کسی اور کی مرضی اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی۔ اور ڈاکٹر صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ وفات کے وقت تو حضرت صاحب ابھی دنیا میں ہی تھے۔ تو کیا ان کے لئے وہ ایک مبارک گھڑی آ رہی تھی یا منحوس؟ یعنی اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ آخرت پر ستاروں کا کوئی اثر نہیں۔ پھر بھی اس اعتراض کا کیا جواب ہے۔ کہ قرب وفات کے وقت تو حضرت صاحب ابھی دنیا میں ہی تھے (اور چونکہ دنیا ستاروں کے اثر کے نیچے ہے۔ اور وہ منگل کا دن تھا) تو کیا وصال محبوب کی آمد آمد حضرت صاحب کے لئے منحوس تھی؟ اس کے جواب میں عرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی طبیعت میں جو قابل افسوس میلان نحوست و منحوس وغیرہ کی طرف پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق عرض کر چکا ہوں۔ کہ اس کے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ میرا اس میں قطعاً کوئی دخل نہیں۔ میں نے نہ یہ الفاظ لکھے۔ اور نہ ان کا مفہوم میرے ذہن میں تھا۔ میں نے تو صرف یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت صاحب منگل کے دن فوت ہوئے تھے۔ اور وہ دن دنیا کے لئے ایک مصیبت کا دن تھا۔ لیکن چونکہ زمانہ کا اثر دنیا تک محدود ہے۔ اس لئے آخرت کے نقطہ نگاہ سے وہ گھڑی حضرت صاحب کے لئے وصال محبوب کی مبارک گھڑی تھی۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان دو باتوں میں قطعاً کوئی تناقض نہیں۔ کیونکہ دو مختلف موقعوں کے لحاظ سے دو مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں۔ فرض کرو۔ کہ ایک دائرہ ہے۔ کہ جو سختی اور شدائد کا حلقہ ہے۔ اور اس کے باہر ایک مقام آرام اور خوشی کا ہے۔ اب اگر ایک شخص اس دائرہ کے اندر ہے اور اس کے کنارے کی طرف چل رہا ہے۔ تو وہ جب تک کہ دائرہ سے باہر نہیں ہو جاتا شدائد کے حلقہ کے اندر ہی سمجھا جائیگا۔ لیکن بایں ہمہ مسرت و خوشی کے مقام سے بھی وہ قریب ہوتا جائے گا۔ ایسی حالت میں کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آرام و خوشی کا مقام اس شخص کے لئے سختی اور شدائد کا مقام ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے وصال محبوب کی آمد شدائد کا پہلو (یا بقول ڈاکٹر صاحب نعوذ باللہ نحوست کا پہلو) ہرگز نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ شدائد و مصیبت کا پہلو صرف ان لوگوں کے لئے تھا۔ جن کو آپ اپنے پیچھے چھوڑ رہے تھے۔ یعنی دنیا و اہل دنیا کے لئے۔ اور یہی میں نے لکھا تھا۔ جسے ڈاکٹر صاحب نے بگاڑ کر کچھ کا کچھ بنا دیا ہے +

آخری اعتراض ڈاکٹر صاحب کا اصل مسئلہ کے متعلق ہے ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت صاحب کے اصحاب میں سے کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کے کسی قول یا فعل سے صراحتہً یا کنایتہً کبھی ایسا محسوس ہوا ہو۔ کہ آپ منگل کے دن کو منحوس سمجھتے تھے۔ قرآن میں کہیں نہیں۔ حدیث میں کہیں نہیں حضرت صاحب کی تقریر و تحریر میں کہیں نہیں۔ اگر منگل کا دن ایسا ہی منحوس تھا۔ تو کیا آپ کا فرض نہ تھا۔ کہ اس راز کو جماعت کو بتلا جاتے .... کس قدر لغو! کہ وہ شخص جو قرآن کا بے نظیر علم رکھتا تھا۔ جس کے فیض صحبت سے بہت سے امی عالم قرآن بن گئے۔ وہ قرآن کی یہ آیت معاذ اللہ نہ جانتا تھا۔ کہ سخر لکم مافی السموات و مافی الارض جمیعا۔ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ سب کچھ تمہاری خدمت میں لگا ہوا ہے۔ وہ شخص جو انسان کی خلافت الٰہی کا نکتہ جماعت کو بتلا گیا وہ نعوذ باللہ منگل سے ڈرتا تھا۔ اور دعا کرتا تھا۔ کہ منگل کا دن ٹل جاوے۔ گویا منگل کا دن ٹل جائے گا۔ تو تقدیر الٰہی بدل جائیگی"

کاش یہ زور قلم صداقت کی تائید میں خرچ ہوتا! کاش یہ لفاظی حقیقت پر پردہ ڈالنے میں استعمال نہ کی جاتی۔ میں ڈاکٹر صاحب کی جرأت پر حیران ہوں۔ کہ اپنے مطلب کے حاصل کرنے کے لئے کس طرح ایک چھوٹی سی بات کو بڑھا کر اس طرح آہ و پکار شروع کر دیتے ہیں۔ کہ گویا دنیا میں ایک ظلم عظیم برپا ہو گیا ہے۔ جس کے مقابلہ کے لئے ڈاکٹر صاحب اپنی زندگی کی اعلیٰ ترین طاقتیں وقف کر دینا چاہتے ہیں۔ ایک سرسری سی بات تھی۔ کہ دن اپنی برکات اور تاثیرات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متفاوت ہیں۔ اور اس میزان میں منگل کا دن سب سے سخت ہے۔ اب اس پر یہ واویلا اور یہ شور پکار کہ گویا آسمان ٹوٹ پڑا ہے۔ کہاں کا انصاف ہے +

ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"حضرت صاحب کے اصحاب میں سے کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کے کسی قول یا فعل سے صراحتہً یا کنایتہً کبھی ایسا محسوس ہوا ہو۔ کہ آپ منگل کے دن کو منحوس سمجھتے تھے"

غیظ و غضب میں سب کچھ بھول جانے والے ڈاکٹر صاحب خدا کے لئے یہ منحوس کا لفظ ترک کر دیجئے۔ غالباً آپ کے سوا دنیا کا ہر فرد بشر یہ گواہی دے سکتا ہے۔ کہ میری تحریریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی جگہ منگل کے دن کے متعلق منحوس یا اس کا کوئی ہم معنی لفظ استعمال نہیں ہؤا۔ اور میں خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ میری نیت میں بھی یہ نہ تھا۔ کہ منگل کوئی منحوس دن ہے۔ تو پھر اس ظلم کے کیا معنی ہیں۔ کہ آپ اس تکرار اور اس اصرار کے ساتھ میری طرف یہ لفظ منسوب کرتے جاتے ہیں۔ اگر آپ کو دنیا کا ڈر نہیں ہے تو خدا سے ہی ڈریئے۔ باقی آپ کا یہ فرمانا کہ کیا حضرت صاحب کے اصحاب میں سے کوئی ہے۔ جو یہ بیان کر سکے۔ کہ حضرت صاحب کا ایسا خیال تھا۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ شاید آپ بھول گئے ہوں۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ اس روایت کے راوی حضرت کے اصحاب میں سے ہی ہیں۔ پہلی راویہ حضرت والدہ صاحبہ ہیں جن کے صحابیہ ہونے سے آپ باوجود اس قدر مخالفت کے بھی انکار نہیں کر سکتے۔ دوسرے راوی حضرت خلیفہ ثانی ہیں جو وہ بھی صحابیوں میں سے ہیں۔ پھر نامعلوم آپ کس صحابی کی شہادت ڈھونڈتے ہیں۔ اور اگر آپ کا یہ منشاء ہے۔ کہ ان راویوں کے علاوہ کوئی اور راوی ہو۔ تو اوّل تو اس ترجیح بلا مرجح کی کوئی وجہ چاہیئے۔ کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفہ ثانی کی روایت کیوں منظور نہیں۔ اور دوسروں کی کیوں منظور ہے۔ اور پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے۔ کہ جب میں نے کوئی اور شہادت پیش کی۔ تو آپ یہ فرمائیں گے۔ کہ اس راوی کی شہادت بھی میں نہیں مانتا۔ کوئی اور راوی لاؤ۔ تب مانوں گا۔ آپ خود فرمائیں۔ کہ اس طرح یہ سلسلہ کبھی بند بھی ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو بہت اصرار ہے۔ اس لئے ایک اور شہادت پیش کرتا ہوں۔ امید ہے اس شہادت کے متعلق آپ کو جرح کا خیال نہیں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ستارے فقط زینت کے لئے نہیں ہیں۔ جیسا کہ عوام خیال کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں تاثیرات ہیں۔ . . . . . . یعنی نظام دنیا کی محافظت میں ان ستاروں کو دخل ہے۔ اس قسم کا دخل جیسا کہ انسانی صحت میں دوا اور غذا کو ہوتا ہے (یعنی وہ دنیا اور اہل دنیا پر دوا اور غذا کی طرح اچھا اور بُرا اثر ڈالتے ہیں) . . . . . . یہی واقعی اور صحیح امر یہی ہے۔ کہ ستاروں میں تاثیرات ہیں۔ جن کا زمین پر اثر پڑتا ہے لہذا اس انسان سے زیادہ تر کوئی دنیا پر جاہل نہیں۔ کہ جو بنفشہ اور نیلوفر اور تربد اور سقمونیا اور خیار شنبر کی تاثیرات کا تو قائل ہے۔ (جیسا کہ اطباء لوگ قائل ہوتے ہیں۔ اور خوش قسمتی سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی طبیب ہیں۔ اور ان ادویہ کی تاثیرات کے ضرور قائل ہونگے) مگر ان ستاروں کی تاثیرات کا منکر ہے۔ جو قدرت کے ہاتھ کے اوّل درجہ پر تجلی گاہ اور مظہر العجائب ہیں۔ . . . . . . یہ لوگ جو سراپا جہالت میں غرق ہیں۔ اس علمی سلسلہ کو شرک میں داخل کرتے ہیں"

لیجئے ڈاکٹر صاحب اب آپ کیا فرماتے ہیں۔ ستاروں کی تاثیرات کے متعلق حضرت صاحب نے کیسا صاف فیصلہ فرما دیا ہے۔ اور اگر آپ کو یہ عذر ہو۔ کہ یہ تو صرف عام تاثیرات کا بیان ہے۔ حضرت صاحب نے یہ تو نہیں لکھا۔ کہ انسان کی ولادت پر بھی ستاروں کا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر زیر بحث ایک بچہ کی ولادت کا سوال ہے۔ نہ کہ کوئی عام تاثیرات کا ذکر۔ تو اس کے متعلق بھی ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اللہ تعالےٰ نے علمی سلسلہ کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے اس نے آدم کی پیدائش کے وقت ان ستاروں کی تاثیرات سے بھی کام لیا"

میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ حضرت صاحب کے اس غیر مشکوک فیصلہ کے بعد ڈاکٹر صاحب یا کوئی اور احمدی ایک لمحہ کے لئے بھی ستاروں کی تاثیرات کا منکر ہو سکتا ہے۔ اور یہی وہ بات تھی۔ جو میں نے اس روایت میں بیان کی تھی۔ جس پر ڈاکٹر صاحب نے اتنی آہ و پکار کی ہے۔ اور اگر ڈاکٹر صاحب یہ فرمائیں۔ کہ ان حوالجات میں منگل کا کہاں ذکر ہے۔ تو گو منگل کے مخصوص طور پر ذکر کئے جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس سارے مسئلہ کی بنیاد اس اصل پر ہے۔ کہ ستاروں کی تاثیرات زمانہ اور اہل زمانہ اور ولادت بچگان پر پڑتی ہیں۔ اور ان حوالجات میں قطعی طور پر یہ بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ ستارے اس قسم کی تاثیرات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ یہ تاثیرات دوا اور غذا کی طرح مفید اور ضرر رساں ہر دو پہلو اپنے ساتھ رکھتی ہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب پر مزید اتمام حجت کرنے کے لئے ایک اور حوالہ بھی پیش کرتا ہوں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کا زمانہ مریخ کے اثر کے ماتحت ہے۔ اور یہی سر ہے۔ جو آنحضرت صلعم کو ان مفسدین کے قتل اور خوں ریزی کے لئے حکم فرمایا گیا۔ جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا۔ اور ان کے استیصال کے درپے ہوئے اور یہی خدا تعالےٰ کے حکم اور اذن سے مریخ کا اثر ہے"

اس جگہ مریخ کا اثر شدائد اور سختی اور قتل و خونریزی کے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون میں بیان کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کا ستارا منگل اور اسلامی ہیئت دانوں کا مریخ ایک ہی ہیں۔ پس ثابت ہؤا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک منگل کا اثر شدائد اور سختی اور قتل و خونریزی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی میری روایت کا منشاء تھا اور اگر اس جگہ کسی کو یہ خیال پیدا ہو۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت مریخ کے اثر کے ماتحت کیوں ہوئی۔ تو اس کا جواب آگے آئے گا۔

شذرات

(از جناب مفتی محمد صادق صاحب)

ضرورت لائبریری

فی زمانہ کسی شہر میں ایک عمدہ لائبریری اس شہر کے بسنے والوں کیواسطے ایک درسگاہ کا کام دیتی ہے۔ نیویارک شہر کی کتب خانہ میں سات ہزار آدمی روزانہ داخل ہوتے اور مطالعہ کرتے ہیں۔ اور سال گذشتہ میں نوے لاکھ کتاب اہل بلدہ کو پڑھنے کے واسطے عاریتاً دی گئی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ کسی موزون مکان کے نہ ہونے سے قادیان کا کتب خانہ ہنوز اس قابل نہیں ہے۔ کہ اہل دارالخلافت اس میں بیٹھ کر کتابوں کو بآسانی پڑھ سکیں۔ اور مطالعہ کر سکیں۔ کاش کوئی ذی استطاعت صاحب دل دارالامان میں کتب خانہ کے واسطے ایک پبلک ہال کھڑا کر دے۔

سبقت رفتار

امریکہ میں موٹر کاروں کی ایک دوڑ کی نمائش شہر انڈیاناپولس کے پاس ہوئی ہے۔ دو لاکھ آدمی تماشبین تھا۔ جو ٹکٹ خرید کر داخل نمائش ہوئے۔ جو کار سب سے آگے نکل گئی۔ اس کو تین لاکھ روپیہ انعام دیا گیا۔ دوڑ پانچ سو میل تک ہوتی کثر موٹروں کی رفتار اس دوڑ میں سو میل فی گھنٹہ تھی۔ بعض ایک سو تین میل فی گھنٹہ تک پہنچیں۔ یہ زمانہ سرعت رفتار کا ہے۔ کوئی سست رفتار کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ممبران جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ غیر احمدیوں کو احمدیت میں داخل میں سرعت رفتار سے کام لیں۔ جس طرح ناظر صاحب بیت المال اپنی رپورٹ میں چندہ دینے والوں کی فہرست اس ترتیب سے پیش کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ کس جماعت نے چندہ دیا۔ ایسا ہی ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو بھی چاہیئے۔ کہ ایک فہرست میں یہ دکھایا کریں۔ کہ سب سے زیادہ نئے احمدی کس جماعت نے بنائے۔ مگر احمدی پکے اور مخلص ہوں۔ نکمی موٹروں کی طرح پھس کر کے راہ میں رہ جانیوالے نہ ہوں۔ ایسی تیز دوڑ میں صرف جانباز ڈرائیور شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسا ہی دینی خدمات میں جانبازوں کی ضرورت ہے۔ جو ہر دم یہ کہنے کو تیار ہوں سع:۔ جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

ان کاروں کے بنانے والے صاحب کا نام طر ہے۔ جو شہر لوس انجیلیز میں رہتے ہیں۔

اچھا قانون ہے

اٹلی کے وزیر مزولینی صاحب ایک قانون بنانے والے ہیں۔ کہ جو شخص فحش گالیاں دیتا سنا جائے گا۔ اسے سزائے قید دیجائیگی۔ میرے خیال میں یہ عمدہ قانون ہے۔ تھوڑے دن ہوتے ہیں بمبرا ہی وہ جہاں عیسائی لیڈیوں کے ایک غیر احمدیوں کے محلہ سے گذر رہا تھا۔ وہاں ایک بڑھے نے چند بچوں کی شرارت پر غصہ میں آکر ایسی گندی گالیاں دینی شروع کیں۔ کہ اس کی ناپاک آواز سے تمام فضاء بدبو دار ہونے لگی۔ ایسی بدزبانی کو جرم قرار دیکر ضرور روکنا چاہیئے۔ اس سے انسانی اخلاق گرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت مسیح موعود از روئے بائبل

تجربہ شاہد ہے۔ کہ دنیا نے ہر نبی کی مخالفت اور معاندت کی۔ خدا کا جلال سینا پر چمکا۔ وہ شعیر سے آیا۔ اور فاران کی وادیوں میں جلوہ فگن ہوا۔ مگر اہل دنیا نے ہر مرتبہ اس کو جھٹلایا۔ کیونکہ وہ اپنے خیال میں کچھ اور ہی تصور باندھے بیٹھے ہوتے ہیں۔ عیسائی دوستوں کو خوب معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح کی آمد اول پر یہود کس طرح سیخ پا ہوئے تھے کیونکہ وہ آپ کو الٰہی بشارات کے خلاف سمجھتے تھے۔ وہ مسیح سے پیشتر ایلیاہ نبی کی آمد ثانی کے منتظر تھے۔ کیونکہ لکھا تھا:-

"ایلیا بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا" (۲ سلاطین ۲/۱۱)

"دیکھو خداوند کے ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا (ملاکی ۴/۵)

مگر حضرت مسیح نے ان کے خیال کی تردید فرماتے ہوئے حضرت یحییٰ کے متعلق فرمایا:-

"اور چاہو تو مانو۔ ایلیاہ جو آنیوالا تھا یہی ہے" (متی ۱۱/۱۴)

گو یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرت یحییٰ کو ایلیاہ ہونے سے انکار ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:-

"انہوں نے اس سے پوچھا کہ پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیا ہے؟ اس (یحییٰ) نے کہا۔ میں نہیں ہوں" (یوحنا ۱/۲۱)

بہرحال حضرت مسیح نے ایلیاہ کے آسمان سے بجسدہٖ تشریف لانے کا انکار کرتے ہوئے ایلیاہ کی آمد ثانی کا مصداق حضرت یحییٰ کو قرار دیا۔ جو کہ ان کی خو بو پر آئے تھے۔ یہود کا بائبل کی آیات کے مطابق اعتقاد اور حضرت مسیح کا فیصلہ آپ کی آمد ثانی کے متعلق ایک حق پرست کے لئے خضر راہ ہے۔ اے کاش! ہمارے عیسائی بھائی سوچیں۔ اور آنیوالے مسیح موعودؑ کے لئے آسمان کی راہ نہ تکیں۔ ورنہ یہود کا عذر حق بجانب ہوگا۔ ضرور تھا کہ دنیا اس کے وقت کو شناخت نہ کرے۔ اور دنیا کے خیال کے خلاف اس کی آمد ہو۔ کیونکہ لکھا تھا:-

"جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائیگا" (لوقا ۱۲/۴۰) "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا" (متی ۲۴/۲۷)

پس بھائیو! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ آنیوالا "موعود ادیان" پورب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوا۔ مبارک ہیں وے جو خدا کے پیارے کو قبول کریں۔ اور یہودیانہ روش سے اس کی تحقیر نہ کریں۔

اس نے ہزارہا نشانات اور دلائل سے اپنی صداقت ثابت کی۔ تمام کتب مقدسہ آپ کی راست بازی پر گواہ ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم بائبل کے مقرر کردہ معیار صادقین سے آپ کی سچائی بیان کرتے ہیں:-

معیار اوّل

پہلا معیار یہ ہے کہ مدعی نبوت کی زندگی بے لوث اور پاکیزہ ہونی چاہیئے۔

چنانچہ خود حضرت مسیح فرماتے ہیں:-

"تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے" یوحنا ۸/۴۶

آؤ بھائیو! ہم اسی معیار سے حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو معلوم کریں۔ حضرت مرزا صاحبؑ دنیا بھر کو چیلنج دیتے ہیں:-

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے؟" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

اس تحدی پر آپؑ کے مخالف آریہ عیسائی اور غیر احمدی ساکت ہو گئے۔ بلکہ آپؑ کے مخالفوں نے آپ کی تقویٰ شعاری اور راست بازی کی گواہی دی۔ ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۹۔ مرتبہ مولوی محمد حسین بٹالوی

معیار ثانی

خدا تعالیٰ کا ازلی قانون ہے کہ مفتری اور کاذب مدعی کو قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا

"وہ جھوٹا نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا" (استثنا ۱۳/۵) "وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔۔۔۔۔۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے" (استثنا ۱۸/۲۰)

چند جھوٹے انبیاء کا ذکر کر کے فرمایا:-

"یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائینگے" (یرمیاہ ۱۴/۱۵)

اب اگر حضرت مرزا صاحبؑ خدا تعالیٰ کی نظر میں کاذب تھے۔ تو اس قانون کے ماتحت ان کو قتل ہونا لابدی تھا۔ حالانکہ آپ نے یہ دعا بھی کی:-

"گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را"

معیار ثالث

یہ ایک کھلی صداقت ہے کہ
کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

چنانچہ ایک کاذب نبی کے متعلق بائبل میں لکھا ہے:-

"دیکھو میں نخلامی سمعیاہ کو اور اس کی نسل کو سزا دوں گا اس کا کوئی آدمی نہ رہے گا۔ جو اس قوم کے درمیان بسے۔ اور وہ ہرگز ان نیکیوں کو جو میں اپنی قوم سے کروں گا۔ نہ دیکھیگا" یرمیاہ ۲۹/۳۲

اب غور طلب صرف یہ امر ہے کہ آیا حضرت مرزا صاحبؑ کی نصرت ہوئی؟ اور آپؑ کے ماننے والے دنیا میں پھیلے؟ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ "عیاں را چہ بیان" آپ اکیلے اٹھے لکھوکھا انسان اکناف عالم میں آپ کو ماننے والے ہیں۔ اور روز افزوں ترقی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کاذب ہونے کی صورت میں آپ نے کہا تھا:-

آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تبہ کن کار من

معیار رابع

ہمیشہ سے غلبہ خدا کے راستبازانبیاء کے لئے ہی مقدر ہوتا ہے۔ اور یہ ان کی صداقت کی زبردست دلیل ہوتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح فرماتے ہیں:-

"میں دنیا پر غالب آیا ہوں" یوحنا ۱۶/۳۳

اور پھر لکھا ہے:-

"اگر خدا کی طرف سے ہے۔ تو تم ان لوگوں کو مغلوب کر سکو گے" (اعمال ۵/۳۹)

حضرت مسیح موعودؑ بھی دنیا پر غالب آئے۔ دعا کے مقابلہ میں دلائل کے لحاظ سے۔ اپنی سچائی کے منوانے میں بغرض ہر طرح سے آپ غالب اور آپ کے دشمن مغلوب ہوئے! اور یہ آپ کی صداقت پر بین دلیل ہے۔ اگر کسی عیسائی دوست کو آپ کے اس غلبہ کے ماننے میں انکار ہو۔ تو ہم چیلنج دیتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح کا کسی رنگ کا غلبہ بتائیں۔ تو ہم اس سے بڑھکر حضرت مرزا صاحبؑ کا غلبہ ثابت کر دینگے۔ انشاء اللہ۔

معیار خامس

حضرت مسیح فرماتے ہیں:-

"جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں۔ وہی میرے گواہ ہیں" (یوحنا ۱۰/۲۵)

اور پولوس نے بھی اعمال ۲/۲۲ میں مسیح کے معجزات کو آپ کی صداقت کی دلیل بتایا ہے۔ سو اگر یہ معیار صحیح ہے تو حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ کیونکہ آپ نے بھی ہزارہا معجزات دکھلائے۔ بلکہ آپ کے نشان ہر رنگ میں حضرت مسیح سے بڑھکر تھے۔ ع

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

پنڈت لیکھرام۔ سڈوئی۔ چراغ دین جمونی۔ عبدالحکیم۔ خان صاحب عبدالرحیم خان وغیرہ اشخاص اس اعجاز کا مجسم ثبوت ہیں۔

معیار سادس

سچے اور جھوٹے انبیاء میں مابہ الامتیاز کے طور پر فرمایا:-

"تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے۔ اور وہ جو اس نے کہا ہے۔ واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی" استثنا ۱۸/۲۲۔

لیکن یہ ظاہر و باہر بات ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئیاں نہایت صفائی سے پوری ہوئیں۔ آپ نے کہا:۔

"یاتیک من کل فج عمیق (کہ دنیا دُور دُور سے گہری رستوں سے میرے پاس آئیگی) جسکا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو ایک دفعہ قادیان آؤ"۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ "I will give you a large party of Islam"۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اس کا زندہ ثبوت ہے۔ الغرض آپ کی پیشگوئیاں آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہیں۔ اور یہ کہنا بے جا نہیں کہ حضرت مسیحؑ کی پیشگوئیوں سے آپؑ کی پیشگوئیاں نہایت بڑھ چڑھ کر تھیں ÷

معیار سابع

حضرت مسیحؑ نے فرمایا ہے:۔

"ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ جھاڑیوں سے انجیر نہیں توڑتے۔ اور نہ جھڑبیری سے انگور" (لوقا ۶/۴۴)

پس ہمارے عیسائی بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحبؑ کی جماعت کو دیکھ کر آپؑ کو پرکھیں۔ اور اناجیل کی رُو سے ایک عیسائی کو مومن ثابت کر کے جماعت احمدیہ سے مقابلہ پر پیش کریں۔ تاکہ ہر درخت کے پھل کی حقیقت سے درخت کی اصلیت کھل جائے۔

اِن سات معیاروں کو پیش کرتے ہوئے میں عیسائی دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ یہودیوں کے عبرتناک انجام سے سبق حاصل کرتے ہوئے اس آنے والے مسیحؑ کو صدق دل سے قبول کرینگے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ÷

خاکسار اللہ دتا جالندہری (مولوی فاضل) سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

بجٹ فارم بھیجدیئے گئے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خاص اشتہار میں چندہ کی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس اشتہار میں چندہ عام کی اہمیت پر اس قدر زور دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے۔ کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے۔ کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے"۔

اس خاص الخاص اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کی آیندہ جدوجہد کے اخراجات مُہیا ہونے کے انتظام کی مستحکم بنیاد رکھکر تمام احمدی افراد پر احسان فرمایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے دفتر میں اسکے مسیح کے خدام میں جان دیکر بھی نام لکھا جائے۔ تو اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لئے نہایت آسان خدمات مقرر فرمائی ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اخلاص کے ساتھ انسان کسی نہ کسی خدمت میں مستقل طور پر لگا ضرور رہے۔ اس عظیم الشان اشتہار میں حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے چندہ کی فرضیت کے ساتھ یہ شرط بھی لازم کی ہے۔ کہ چندہ کا وعدہ بذریعہ تحریر کیا جائے ÷

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر شرط اور منشاء کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ بجٹ فارم جو دفتر بیت المال سے بیرونی جماعتوں میں بھیجے گئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس منشاء مبارک کو پورا کرتے ہیں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ عہدہ داران جماعت ہائے اور دیگر ممبران جماعت ان فارموں کی خانہ پُری میں خاص تندہی کے ساتھ کام کرینگے۔ یہ اندازہ لگانا معمولی کام نہیں۔ ہمارے سالانہ کاموں کا فیصلہ ان فارموں کی خانہ پُری کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان بجٹ فارموں کی خانہ پُری کرنے کے متعلق مفصل ہدایات بھی ارسال کی گئی ہیں۔ جن کو غور کے ساتھ پڑھا جائے۔ اور فارم کی خانہ پُری ان کے مطابق کی جائے ÷

یہ سالانہ کام عہدہ داران جماعتہائے بیرونی کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس اہم کام کے لئے ضروری ہے کہ تمام افراد جماعت ہائے احمدیہ خاص طور پر عہدہ داروں کی تائید اور امداد کر کے اس کام کو پورا کرائیں

مَیں چاہتا ہوں کہ تمام عہدہ داران جن کو بجٹ فارم معہ ہدایات مکمل طور پر پہنچ گئے ہوں۔ مجھے ان کی رسید اور کارروائی شروع کر دینے کی ضرور اطلاع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعتوں نے بجٹ فارم پہنچنے سے اطلاع دینی شروع کر دی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اُمید بھی دلائی ہے۔ کہ اس کام میں پوری توجہ سے کام شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سید عبد الحی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ منصوری تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کے ارسال کردہ بجٹ فارم و چٹھی صادر ہوئے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ پُر کر کے اس ماہ کے آخر تک ارسال خدمت کر دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ ہمیں وہ خدمت دین کی طاقت اور توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین"۔

اگرچہ بہتر یہی ہے۔ کہ سب احباب جن کو بجٹ فارم پہنچ چکے ہیں۔ وہ رسید اور کارروائی سے مطلع فرمائیں مگر سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے۔ کہ جن عہدہ داران کو یہ فارم نہ پہنچے ہوں۔ وہ فوراً اطلاع دیکر بجٹ فارم اور ہدایات منگوالیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت کی توفیق بیش از بیش عطا فرمائے۔

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

غیر مبایعین اور خواجہ صاحب کا مشن

اخبار پیغام صلح مورخہ ۲ر جون ۱۹۲۶ء میں حسب ذیل اعلان میری نظر سے گذرا:۔

"انجمن کی طرف سے یہ اطلاع شائع کیجاتی ہے کہ ووکنگ مشن کا جو روپیہ خزانہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں جمع تھا وہ یکم اپریل ۱۹۲۶ء سے خواجہ کمال الدین صاحب کی تحریر کے مطابق خواجہ نذیر احمد صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ آیندہ ووکنگ مشن کا روپیہ محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نام بھیجا جائے"۔

اس سے پیشتر بھی ایک اعلان اسی اخبار میں شائع ہو چکا ہے ہمیں ان ہر دو اعلانات سے شبہ پڑتا ہے کہ اگر ووکنگ مشن اور اشاعت اسلام کا کام ایک ہی انجمن کے زیر انتظام ہے، تو یہ تبادلہ حساب کتاب باہمی خط و کتابت کے ذریعہ بآسانی عمل میں لایا جا سکتا تھا بذریعہ اعلان اسکو عمل میں لانا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس سے کچھ دال میں کالا نظر آتا ہے۔ اس لئے ہم نہایت ادب سے سید محمد حسین شاہ صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے ذیل کے چند سوالات کے جواب کی درخواست کرتے ہیں:۔

(۱) کیا خواجہ کمال الدین صاحب آج تک انجمن لاہور کے ماتحت کام کرتے رہے ہیں یا وہ خود اپنے مشن کے خود ہی مالک تھے۔ اور کیا انجمن اس مشن کے حساب کی باقاعدہ پڑتال کرتی رہی۔

(۲) اگر وہ انجمن لاہور کے زیر انتظام کام کرتے تھے اور کل حساب کتاب باقاعدہ انجمن کے ذریعہ پڑتال ہوتا رہا تو اب کیوں علیحدہ کیا جاتا ہے

(۳) اگر وہ شروع سے ہی اپنا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے اور کسی انجمن سے ان کا کچھ تعلق نہیں تھا تو اب اعلانات کی کیا ضرورت ہے۔

(۴) اگر ووکنگ مشن پہلے یا اب انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تو جبکہ بقول مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی صحیح جانشین انجمن اشاعت اسلام لاہور ہے تو کیا خواجہ صاحب کا یہ علیحدہ مشن صحیح معنوں میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے مطابق سلسلہ کا مشن ہو سکتا ہے (۵) یقیناً جبکہ آپ کے مسلمات کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباسات

اہل ہند کی بدبختی و بدنصیبی

ملیبار و ملتان کی فضا میں آتش و خون کی جو بدلیاں بنی تھیں۔ وہ متعدد مقامات پہ برس چکی ہیں۔ کھل کر برس چکی ہیں۔ تاہم ابھی تک ان کی ترادش کا سلسلہ بہ شد و مد جاری ہے۔ ہم تین سال سے فسادات کے ماتم میں مصروف ہیں۔ اور تازہ ترین واقعات میں سے کلکتہ کے فساد پر خون کے آنسو بہانے سے ہمیں فرصت نہیں ملی تھی۔ کہ راولپنڈی میں ایک نئی صفِ ماتم بچھ گئی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہماری بدبختی و بدنصیبی کا یہ سلسلہ کہاں تک پہنچ کر ختم ہوگا۔ اور باہم لڑ بھڑ کر اپنے ہاتھوں اپنی آزادی کی قبر کھودنے کا کام کب تک جاری رکھیں گے (زمیندار ۱۸ر جون)

موجودہ زمانہ کے مولویوں کے فرائض

کسی اہل نظر نے حضرت شیطان کو راوی کے کنارے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیکار بیٹھے ہوئے دیکھا۔ دریائے حیرت میں غرق ہو کر دریافت کیا۔ حضور کیا آپ کا پروگرام ختم ہوگیا۔ جو آپ مہاتما گاندھی کی طرح تمام سرگرمیوں سے کنارہ کش ہو گئے ہیں ہنس کر فرمایا۔ میرا مشن تو دنیا کے خاتمے تک ختم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس زمانہ کے مولویوں نے میرے فرائض کی ادائیگی کا بار گراں اپنے مقدس دوش پر اٹھا لیا ہے۔ اور مجھے آرام کے لئے فرصت مل گئی ہے۔ لہٰذا دماغی رنج کمی کے لئے کنارِ آب پر آ بیٹھا ہوں۔ (ضیافت پنچ ۱۷ر جون)

اشاعت عیسائیت کی حقیقت

ایک عیسائی رسالہ کا بیان

پہلے پہل پردیسی لوگوں نے کام کرنا شروع کیا۔ تو اپنے ساتھ روپوں کی تھیلیاں لانے کی وجہ سے غریب و بیکس اقوام میں بشارت انجیلی کو پھیلانا شروع کیا۔ ہر چند نیک مزاج روحانی مسیحیوں نے ان کو یسوع کے نام اور اس کی صلیب کو ان کے سامنے پیش کرنا چاہا ہوگا۔ مگر ان کے کارکنوں نے اس پر رنگ سازی و ملمع کا کام کیا۔ کہ عوام کو وہی تصویریں دکھلادیں۔ جن کے لئے وہ خود خدمت کرتے تھے۔ یعنی "پیٹ کے لئے" جو ان کا خدا اور مذہب تھا۔

الغرض ایسی تعداد پیدا ہوگئی۔ جس میں زیادہ تر بے سمجھ قوم و لوگ شامل تھے۔ اور نجات دہندہ کے اوصاف و اپنی گنہگاری سے چنداں واقف نہ ہوئے۔ اس پر بھی رپورٹ ہائے جو غیر ممالک کے خیر خواہ ہند اور خدا دوست لوگوں کے پاس پہنچائی گئیں۔ کبھی اصلی حالات پر روشنی نہ ڈالی گئی۔ جن کا منکشف غیروں کے لئے ناممکن تھا۔ (کرسچن یونین ماہ جون سنہ ۱۹۲۶ء)

آریہ سناتنی بن رہے ہیں

آریہ سماج نے تھوڑے ہی عرصہ میں یہ محسوس کر لیا ہے کہ ہندوؤں کے دھرم پرچار کی پرنالی ایسی عمدہ ہے۔ کہ اس سے بہتر اور کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے ان میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ جن جن جگہوں میں آریہ سماجیوں کی کافی تعداد موجود ہو۔ وہاں پروہت اور اچاریہ مقرر کئے جائیں۔ جو نت کرم سناتن دھرمیوں کی طرح دکھشنا لے کر کرا دیا کریں۔ اس کے علاوہ سماج مندروں کو اوم مندروں میں تبدیل کرنے کی بھی صلاح ہو رہی ہے۔ مثلاً لاہور آریہ سماج وچھووالی میں دو تین سال کے عرصہ سے درپردہ بحث و پز ہو رہی ہے۔ بلکہ ایک سال سے تو متواتر یہ بات کھلے طور پر عمل میں آرہی ہے۔ کہ وہاں ایک پوجاری رکھا گیا ہے۔ اور دونو وقت صبح و شام عام ہندوؤں کی طرح آرتی ہوتی ہے۔ فرق یہ ہے۔ کہ کرشن کی جگہ اوم کی پوجا ہوتی ہے۔ اگر ہمارے اس نوٹ سے کچھ معکوس اثر نہ پڑا۔ اور پرماتما نہ کریں۔ کہ کوئی ایسا اثر پڑے۔ تو ہمارا دعوٰے ہے۔ کہ آئندہ دس سال میں تمام آریہ سماجی مندروں میں وید بھگوان یا اوم کی اسی طرح پرستش شروع ہو جائے گی۔ جس طرح سکھوں میں گرنتھ صاحب اور سناتنیوں میں رام اور کرشن کی پرستش ہوتی ہے۔ ہم اس روز کا خوشی سے انتظار کرتے ہیں۔ کیونکہ کم از کم ہمیں یہ تو اطمینان ہو جائے گا۔ کہ اب آریہ سماجیوں نے اپنی فطرت سے جنگ کرنا تو چھوڑ دیا ہے۔ (سدرشن ۲۸ر اپریل سنہ ۱۹۲۶ء)

شاستر ہمارے لئے ہیں

ہم شاستروں کیلئے نہیں

ہم شاستروں کو فقط اس حد تک مانتے ہیں۔ جہاں تک یہ شاستر ہماری آتمک۔ مانسک و شاریرک اُنّتی میں ہمارے معاون و مددگار ہیں ہم اس حد تک ان شاستروں کی پیروی کرینگے۔ جہاں تک ہماری مجلسی ملکی اور مذہبی ترقی میں سد راہ نہ ہوں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں۔ شاستر ہمارے لئے ہیں۔ ہم شاستروں کے لئے نہیں ہیں۔ اگر یہ شاستر ہماری جاتی کے مردوں یا استریوں کے پیدائشی حقوق کو کچل ڈالتے ہیں۔ اگر یہ شاستر انسان کو تنگدل، جابر اور ظالم بنا دیتے ہیں۔ تو یہ ہرگز ہماری تعظیم اور عزت کے مستحق نہیں ہیں۔ (پریم پرچارک ۷ر جون)

مکہ سے علماء کی جلاوطنی

مسلمان علماء پر خدا کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں قادیانی حضرات اور زمیندار اخبار ان کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ گئے ہیں۔ مکہ سے ابن سعود نے انہیں جلاوطن کر دیا ہے۔ اور یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ کہ آپ نے کئی علماء کو پھانسی دیدی ہے۔ (آریہ گزٹ ۸ر جولائی)

ہندوؤں کی قریبی رشتہ داروں میں شادی

اوّل۔ سری کرشن جی مہاراج اور رکمنی جی کے لڑکے پردمن کے ساتھ (رکمنی جی کے بھائی) رکرم اگرج کی لڑکی رکموتی سے شادی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو سکھ ساگر اسکندھ ۱۰۔ ادھیائے ۹۱)

دوم۔ ایک روز سری کرشن جی کتھا سننے کے بہانے سے گئے، تو ارجن نے آہستہ سے کہا۔ کہ سبھدرا میرے لائق ہے۔ آپ نظر عنایت کریں۔

جواب ملا۔ کہ شوراتری کو تمام باشندگان دوارکا ریوت پہاڑ پر جائیں گے۔ سبھدرا بھی جم غفیر میں ہوگی۔ تم لے کر چل دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ارجن نے سہیلیوں کے جھگھٹے سے سبھدرا کو اٹھایا۔ اور رتھ کے گھوڑوں کو سرپٹ چھوڑ دیا۔ بلرام جی نے سنا۔ تو آگ بگولا ہوگئے۔ اور یدوبنسیوں کو ساتھ لے کر عزم کیا ہی تھا، کہ ارجن کا فیصلہ کر دوں۔ کہ سری کرشن جی آ پہنچے۔ فرمایا۔ کہ میری رائے میں غصہ فضول ہے۔ ارجن غیر نہیں۔ بُوا کا بیٹا اور پانچوں پانڈوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے۔ اگر بہن ایسے خاندان میں گئی۔ تو میری دانست میں مضائقہ نہیں۔ چنانچہ ہستنا پور جہاں ارجن سبھدرا کو لے کر گیا تھا، وہیں بھیج دیا گیا۔ (ملاحظہ ہو اسکندھ ۱۰۔ ادھیائے ۸۶۔ صفحہ ۵۹۸)

مذکورہ بالا واقعات سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ کہ جو سری کرشن جی مہاراج کے افعال کے خلاف چلتا ہے۔ وہ راجپوت نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بُوا کی بیٹی سے شادی کرنا حلال سمجھو۔

(مسلم راجپوت ۱۴ر اپریل سنہ ۱۹۲۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

نیپٹ بہرا پن (رجسٹرڈ)

کم سننے۔ کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ درد۔ بھاری پن۔ ورم۔ خشکی کھجلی۔ سنسناہٹ آوازیں ہونے۔ پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صفحہ دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بیخطا دوا۔ جبب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے۔ فی شیشی ایکروپیہ چار آنہ عہ تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف بادشاہی منجن مسوڑھوں سے خون جانے۔ درد یا پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی ہمیشہ استعمال کے قابل ہے فی شیشی چار آنہ ۴ر دھوکہ باز ڈھگوں سے ہوشیار۔ مرض درج کرنے پر طبی علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھئے:۔ پتہ

کان کی دوا۔ جبب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یوپی،

طاقت کی مشہور و معروف دوائی

سلاجیت خالص

قیمت فی چھٹانک دو روپے بارہ آنے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے پاؤ بھر نو روپے۔ معہ محصولڈاک۔

پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جنکے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گود بھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ ۸ر تین تولہ کیلئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ خاص رعایت

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) +

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ +

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے +

قیمت فی شیشی ۱۲ر

المشتہر

حاجی نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان،

ایک ہزار نقد لیجئے

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ (رجسٹرڈ) ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ (للعہ) +

ریلوے انسپکٹر کی شہادت۔ جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گوجرہ جنکشن لکھتے ہیں۔ کہ میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس چند روزہ استعمال سے اب میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ یہ شہادت ضرور شائع کر دیں۔ اور ایک تولہ سرمہ اور جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ اس شہادت کو جعلی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد ملیگا +

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور

حسب ضرورت زمینداری بالتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے

آلات زراعت

آہنی رہٹ (رہٹ) اپنے ایجاد چارہ کترنے کی مشینیں (ٹوکہ) دیگچے بنانے کی قیتونیکہ کی جلاریں کماد پیڑنے کے بیلنے جات اور گنا سے کی مشینیں وغیرہ

مشینری

آہنی خراس۔ سیف الماریاں چادوں کی شیفیں (رولس ہر) سیویاں بنانے اور بادام روغن نکالنے۔ گولیاں۔ سفوف بنانے کی مشینیں وغیرہ آہنی سامان

بنانے والے

تحفے قادیان

ایم عبد الرشید اینڈ سنز جنرل مرچنٹس احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

تولیا پورے پلنگ کا خریدو

تولیا پورے پلنگ کا نہایت خوبصورت ڈبل مضبوط ایسا خوشنما اور عمدہ ہے کہ بہار سے باہر پلنگ پر بچھاؤ پلنگ کی شان دوبالا ہو جائے۔ چارپائی دستر خوان پر بچھاؤ دیکھ کر خوش ہو نگے۔ سردی کے موسم میں اوڑھ لو تو دیکھنے والے حیران رہ جائینگے استعمال کر کے کئی سال کے بعد آپ کسی نوکر کو دیدو تو تمام عمر دعا کرتا رہے۔ قیمت فی تولیا تین روپے۔ ملنے کا پتہ: مینیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی لودھانہ (پنجاب)

خیاطی پیشہ اصحاب کو خوشخبری

اس فن کے شوق رکھنے والے اور عام درزی صاحبان کی سہولت کے لئے ہمارے ہاں سلائی کی انگریزی مشین سیکنڈ نہایت پائدار۔ مضبوط خوبصورت فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائداری و مضبوطی کے قیمت نہایت کم تاکہ ہر ایک حاجت مند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلانے والی قیمت پچاس روپیہ پاؤں سے کام کرنے والی قیمت ساٹھ روپیہ۔ محصول پیکنگ بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ دس روپیہ ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہو گی۔ جو دوست کل قیمت پہلے روانہ کریں گے۔ محصول پیکنگ معاف +

المشتہر

احمدیہ امپورٹ ایجنسی اینڈ جنرل ورکس شاہجہانپور

باجلاس جناب میاں عبد المجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطانپور

پوہو سنگھ ولد فوجا سنگھ ذات کنبو سکنہ ٹھٹھہ تحصیل سلطانپور مدعی

بنام

بساکھا سنگھ۔ سندر سنگھ۔ ملا سنگھ پسران فوجا سنگھ ہر نام سنگھ بھاگ سنگھ پسران آسا سنگھ ذات کنبو ساکن سکنہ ٹھٹھہ۔ سیوا رام ولد دھنو مل ذات کھتری سکنہ سلطانپور۔ مدعا علیہم

دعویٰ صمانت

حلفیہ بیان مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ سندر سنگھ مدعا علیہ روپوش ہو گیا ہے۔ اس لئے اس پر تعمیل سمن نہیں ہوتی۔ اس لئے اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲۳ ساون سمت ۸۳ اصالتاً یا مختاراً جواب دہی مقدمہ کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں خلاف اس کے کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔ تحریر ۱۵ ہاڑ سمت ۸۳

مہر عدالت دستخط حاکم

چونکہ الفضل جماعت احمدیہ میں خاص وقعت

رکھتا ہے۔ اسلئے دیانتدار اشتہار دینے والے اس میں اشتہار دیکر بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں +

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل) (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

—— کلکتہ ۱۶ جولائی - علی پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قصبہ جہاز تشبہ بریٹ سب ڈویژن میں ایک دولتمند مسلمان کے مکان پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ تقریباً ۲۵ ڈاکو دروازہ توڑ کر مکان میں داخل ہو گئے۔ گھر والوں پر حملہ کیا۔ اور تمام قیمتی اشیاء کو لوٹ لیا۔ علاوہ ازیں وہ صاحب خانہ کی نوجوان دختر کو بھی اٹھا لے گئے۔ لڑکی کا ہنوز کوئی سراغ نہیں ملا +

—— رڑکی - ۱۵ جولائی - آج گورنر پنجاب نے تھامسن سول انجینئرنگ کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کی اور انعامات تقسیم کئے۔ جناب گورنر نے طلباء سے مخاطب کرتے ہوئے پنجاب کے ساتھ اس کالج کے گہرے تعلقات کو واضح کیا۔ اور کہا کہ محکمہ تعمیرات پنجاب میں اس کالج کے تعلیم یافتہ افسروں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جن میں کم از کم دو افسر چیف انجینئر کے منصب تک ترقی کر چکے ہیں۔ نیز یہ امر قابل توجہ ہے۔ کہ آج سول انجینئرنگ کے ۸۸ طلباء میں سے ۴۴ پنجابی طلباء ہیں +

—— گوہاٹی - ۱۵ جولائی - ۸ صوبوں نے آئندہ کانگرس کی صدارت کے لئے اپنی تجاویز پیش کر دی ہیں۔ ... آئنگر اور ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری کو۔ اور دو صوبوں نے پنڈت موتی لال نہرو اور مسٹر جوزف بپٹسٹا کے نام ... کیلئے پیش کئے ہیں۔ ہنوز بنگال نے کسی شخص کو نامزد نہیں کیا۔ اب آخری فیصلہ کا انحصار بنگال پر ہے +

—— کلکتہ - ۱۸ جولائی - آج سہ پہر کو آل انڈیا گاؤ کانفرنس کا آٹھواں سالانہ جلسہ زیر صدارت مسٹر جسٹس نامونتھ ناتھ مکرجی منعقد ہوا۔ کئی قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں صوبہ جات کی حکومتوں پر زور دیا گیا۔ کہ وہ قانون بنا کر ذبیحہ گائے کو کم کریں۔ یا ہر شہر اور ہر قصبہ کے ساتھ صوبہ جاتی فنڈ سے روپیہ خرچ کر کے مناسب چراگاہوں کا انتظام کریں۔ اور نیز حکومت سے سفارش کی گئی کہ بیرونی ممالک کو جو خشک گوشت بھیجا جاتا ہے۔ اس کی روانگی بند کر دی جائے +

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ مسز رابنس جن کا نام مسٹر "اے" کے مقدمہ میں بار بار آیا ہے۔ اور جس میں سر ہری سنگھ موجودہ فرمانروائے کشمیر و جموں کا بھی تعلق رہا ہے۔ آج کل ہندوستان میں ہیں۔ اور عنقریب کشمیر جانے والی ہیں۔ "ڈسٹار" مورخہ ۹ جولائی +

—— کراچی ۱۸ جولائی - ماہر پرواز کا بہم آج صبح ساڑھے سات بجے جیدر سے روانہ ہو کر شام کو ساڑھے چار بجے بندرگاہ کراچی پر پہنچ گیا +

—— ہز ایکسیلنسی لارڈ ارون بالقابہ وائسرائے کشور ہند نے ۱۶ جولائی کو چیمسفورڈ کلب شملہ کے جلسہ ضیافت میں اپنے جام صحت

تجویز کردہ - سر ڈی این متر کا جواب دیتے ہوئے ایک اہم تقریر کی۔ جس میں موجودہ فرقہ وار بدمزگی و تنازعات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ گورنمنٹ کے ان تنازعات کو سخت ناپسند کرنے کا یقین دلایا گیا۔ اور ان افسران و عمال حکومت سے ہمدردی ظاہر کی گئی جن کو فرقہ وار فسادات کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بھی جتایا کہ جداگانہ فرقہ وار نیابت بر دئے قانون قائم ہو چکی ہے۔ اور صرف شاہی کمیشن اس میں ترمیم کی رائے دے سکتی ہے۔ گورنمنٹ اس کی توسیع کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اور جہاں تک وہ کونسلوں میں قائم ہو چکی ہے۔ اس کو موقوف بھی نہیں کرنا چاہتی۔ آخر میں آپ نے ہندوستانی قومیت اور ملکی مفاد کے نام پر سرگرمی و خوش اسلوبی کے ساتھ لوگوں سے اپیل کی۔ کہ ان فرقہ وار جھگڑوں کو ختم کریں۔ جن سے ملک کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ چیمسفورڈ کلب کا یہ جلسہ ضیافت نہایت شاندار تھا۔ اور بڑے بڑے ملکی و فوجی حکام کے علاوہ دیگر صوبہ جات کے بعض سربرآوردہ و ممتاز اصحاب بھی اس میں شامل تھے۔ جو اس کی شرکت کے لئے خاص طور پر اپنے مقامات سے گئے تھے +

—— لاہور ۱۹ جولائی - اس سال پنجاب یونیورسٹی سے گیارہ عورتوں نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے اب تک کسی ایک سال میں اتنی عورتوں نے بی۔ اے نہیں پاس کیا تھا۔ یہ پہلا موقعہ ہے +

—— کلکتہ ۱۷ جولائی - یہاں ہندوؤں کا ایک جلوس آج پھر نکلا۔ جس میں رتھ کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنر مسٹر ایلیس ہزجی اسسٹنٹ کمشنر پولیس۔ بہت سے انسپکٹر۔ سب انسپکٹر یورپین سارجنٹ اور مسلح گورکھے تھے۔ جب جلوس پانچ گلیارہ روڈ اور چیت پور کے سنگم پر پہنچا۔ تو وہاں مسلمانوں کا ایک مجمع جس میں تقریباً ۱۵ ہزار آدمی ہونگے جمع ہو گیا۔ اور جلوس پر پتھر اور روڑے کی خالی بوتلیں پھینکنے لگا۔ مجمع سے جب منتشر ہونے کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے انکار کر دیا۔ ان پتھروں وغیرہ سے کوئی ایک سو پولیس کے سپاہیوں کو کسی قدر زخم ہو پہنچے۔ اس کے بعد حالت بہت نازک ہو گئی۔ اور خطرہ اس قدر بڑھ گیا۔ کہ پولیس کو مجبوراً فیر کرنے پڑے۔ پانچ مسلمان اور دو ہندوؤں کو گولیوں کے زخم آئے۔ اور انہیں ہسپتال بھیج دیا گیا۔ اسی اثناء میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے اور کمک آ گئی۔ لیکن فساد کوئی پون گھنٹہ قائم رہنے کے بعد اب بند ہو گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ایک ہندو جان سے بھی مر گیا ہے +

—— کلکتہ ۲۰ جولائی - آج صبح ٹرسے بازار میں پھر سخت بدامنی رونما ہوئی۔ جس کی وجہ سے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ اور ۳ آدمی مقتول اور ۱۴ آدمی سخت مجروح ہوئے +

ممالک غیر کی خبریں

—— قسطنطنیہ - ۱۴ جولائی - مصطفیٰ کمال پاشا کے قتل کی سازش میں جن تیرہ آدمیوں کو سزائے موت دی گئی تھی - آج پھانسی ہو گئی شکری بک جس وقت پھانسی پر چڑھائے گئے۔ تو زیادہ وزن کی وجہ سے رسی ٹوٹ گئی۔ اور دوبارہ پھر چڑھایا گیا۔ پھانسی ٹھیک اسی جگہ دی گئی۔ جہاں قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی۔ خورشید بک نے پھانسی سے قبل والی شب میں ایک مچھردانی کی درخواست کی تاکہ اطمینان کی نیند سو سکیں +

—— القاہرہ ۲۴ جون - سفارت خانہ ایران نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ ایران کی حکومت نے مکہ معظمہ کی مؤتمر اسلامی میں نمائندے بھیجنے سے بدیں وجہ انکار کر دیا ہے کہ وہابیوں کا طرز عمل قابل اعتراض ہے۔ اور انہوں نے قبے اور مقبرے گرا دیئے ہیں۔ اس اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ایران دوسری اسلامی حکومتوں کے ساتھ اس معاملہ کے متعلق گفت و شنید کر رہی ہے۔ کہ مقامات مقدسہ کی حفاظت کے ضمن میں کوئی متحدہ کارروائی کی جائے +

—— پیرس ۱۷ جولائی - پیرس میں جو مسجد زیر تعمیر تھی۔ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ آج پہلی مرتبہ موذن نے مسجد کے ماذنہ سے اذان دی۔ سلطان ... نماز ادا کرنے کے لئے جوق در جوق موجود تھے۔ سلطان مراکش بھی نمازیوں میں تھے۔ اس کے علاوہ شمالی افریقہ۔ مصر۔ شام۔ فلسطین۔ عراق۔ ایران اور کردستان غرض تمام دنیائے اسلام کے نمائندے شریک تھے +

—— لنڈن ۱۶ جولائی - باربرداری اور عام مزدوروں کی انجمن کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۱۹۲۵ء کے اختتام پر انجمن کے پاس پانچ لاکھ پونڈ کا سرمایہ معہ ملکیت کے تھا جو کانکنوں کی ہڑتال کی جدوجہد میں سب خرچ ہو گیا +

—— لنڈن ۱۰ جولائی - کل شام کونش ہاؤس - اسٹرینڈ پر لوگوں کا بڑا مجمع تھا۔ جب کہ لنڈن کی انجمن نابینایان کی سکھلائی ہوئی ایک نابینا لڑکی کے تیار کئے ہوئے کپڑے دکھلائے گئے یہ کپڑے ہر لحاظ سے موجودہ فیشن کے مطابق تھے۔ ان نابینا لڑکیوں کے ہاتھ کے سلے ہوئے کوٹ پیرس اور لنڈن کے بازاروں میں فروخت ہو رہے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ نیویارک کے بازار میں بھی اب پہنچ جائیں گے۔ ان کے علاوہ بہت سی لڑکیوں نے ٹوکریوں کا کام بھی دکھلایا +

—— لنڈن ۱۵ جولائی - مضافات لنڈن میں ایک مربع قطعہ اراضی میں ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ جس کا رخ محض اس غرض سے کہ قبلہ ہو کسی قدر ترچھا ہے۔ یہ انگلستان میں سب سے پہلی مسجد ہے۔ جو مسلم روپیہ سے تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد بہت جلد مکمل ہو جائے گی۔ یہ مقام ساؤتھ لینڈ میں واقع ہے۔ جس وقت مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس کا رخ کسی قدر غلط ہے۔ اس لئے اس کو قبلہ رخ بنانے میں سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بلحاظ ساز و سامان مسجد کے اندر بس اللہ ہی اللہ ہے +

بخدمت جناب گوہر کمپنی ... لاہور

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)